© rasailojaraid.com

کوہستان کا زلزلہ اللہ کی ایک بہت بڑی ابتلاء ہے

قہر خدا کی تلوار باہر آچکی ہے

بھٹو صاحب قوم سے استغفار کی اپیل کریں

قومی اسمبلی میں ۲۱ جنوری ۱۹۷۵ کو سوات کے زلزلہ پر عام بحث ہوئی اس سلسلہ میں حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہ کی تقریر جو ۲ بجکر دس منٹ پر ہوئی، پیش خدمت ہے۔

(ادارہ)

جناب سپیکر صاحب! یہ زلزلہ خدا کی جانب سے ایک بہت بڑی ابتلاء ہے اور اس ابتلاء میں وہاں کے مصیبت زدہ مسلمان کثیر تعداد میں شہید ہوئے۔ بہت سے زخمی ہوئے۔ مصیبت تو ان کے دیر نازل ہوئی۔ لیکن اللہ تعالیٰ یہ دیکھتا ہے کہ تم اپنی استطاعت کے مطابق ان کو کتنی امداد پہنچا سکتے ہو۔ کتنی انکی خدمت کر سکتے ہو۔ ان مصیبت زدگان کی امداد کے لئے وزیر اعظم صاحب نے اپیل کی جس کے نتیجہ میں بہت سے اسلامی ممالک نے اسلامی برادری اور اخوت کے نام پر اپنی اپنی حیثیت کے مطابق امداد کے اعلانات کئے۔ نہ صرف اسلامی برادری نے بلکہ انسانی برادری نے بھی اخوت کی بناء پر جو ان زلزلہ زدگان کی امداد کی ہے۔ ہم انکے بہت مشکور ہیں۔ اس لئے میری گذارش یہ ہے کہ ہم اس بحث کے ہر پہلو پر غور کریں۔ اس وقت ہمارے سامنے دو مقاصد ہیں۔ ایک مقصد یہ ہے کہ ہم پوری قوم کو اعتماد میں لے لیں۔ کہ ہماری حکومت اور اس اسمبلی کے ارکان مصیبت زدگان کے ساتھ ہیں۔

جناب والا! اس اعتماد کی ضرورت کیوں ہے۔؟ ضرورت اس وجہ سے ہے کہ اس سے پہلے بھی ہم ایک ایسے المیے سے دوچار ہوئے ہیں۔ یہ المیہ سیلاب کا تھا۔ سیلاب کے زمانہ میں مجھے یہ معلوم ہے کہ سرحد کی تحصیل نوشہرہ میں سیلاب آیا۔ اور جتنی امداد کی رقم مقرر کی گئی تھی وہ صرف کاغذات تک محدود رہی۔ اور میں یہ چیلنج کرتا ہوں کہ نوشہرہ میں آج تک وہ رقم نہیں پہنچائی جا سکی۔ یہ تو آج کا معاملہ جو کہ آپکے سامنے آرہا ہے۔ مگر جب ہمارے ساتھ مشرقی پاکستان تھا، تو وہاں دس لاکھ سے زیادہ افراد سیلاب زدہ ہوئے تھے جس کے سلسلے میں بہت کافی امداد وہاں کے لوگوں کے سلسلے میں کی گئی۔ اس زمانے میں میں نے خود کراچی کے پورٹ ٹرسٹ کو دیکھا تھا کہ بہت سے گودام امداد کی اشیاء سے بھرے پڑے تھے مگر تین چار سال بعد

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

وہی سامان لٹیروں نے لوٹا۔ اور وہ سامان مصیبت زدگان تک نہ پہنچ سکا۔ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ آج بھی قوم کو اعتماد نہیں ہے۔ یہ بھی آپ سے عرض کرتا ہوں کہ لوگوں کا عام تاثر یہ ہے۔ کہ جو کچھ آپ ہمارے لئے امداد کرتے ہیں، وہ ہم کو نہیں پہنچتا ہے۔ میں یہ نہیں کہوں گا کہ ہمارے وزراء اور ہمارے وزیر اعظم صاحب کوشش نہیں کرتے ہیں۔ یقیناً وہ کوشش کرتے ہوں گے۔ اور کرتے ہیں۔ لیکن ایک وزیر اعظم تو کچھ نہیں کر سکتا۔ جبکہ اوپر سے نیچے تک (چپڑاسی تک) سب دیانتدار نہ ہوں۔ اور ان میں خدا کا خوف نہ ہو۔ اور وہ کوئی ذمہ داری محسوس کریں۔ تو پھر وہ کر سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ میں آپ سے عرض کروں گا کہ ہمارے راؤ خورشید علی خان صاحب نے جو بات کی ہے کہ ہمارے وزیر اعظم صاحب نے تمام قوم سے اپیل کی ہے کہ تم غم زدہ اور مصیبت زدہ بھائیوں کی امداد کرو۔ تو قوم نے دل کھول کر امداد کی۔ اور دنیا نے بھی شروع کر دی۔

تو جناب والا! میں آپ اور اس معزز ایوان کی وساطت سے یہ عرض کروں گا۔ کہ اگر ہمارے وزیر اعظم صاحب ملک کو یہ کہہ دیں کہ خدا کے قہر کی تلوار باہر آ چکی ہے۔ کیونکہ کل بھی تبت میں زلزلہ آیا تھا۔ اس لئے وہ قوم سے اپیل کریں کہ سب مل کر اللہ تعالیٰ کے سامنے گڑگڑائیں اور روئیں تو پھر ہو سکتا ہے کہ یہ عذاب الٰہی ٹل جائے۔ گذشتہ ماہ عرب میں بارش نہیں ہوئی تو پھر شاہ فیصل نے عرب قوم سے اپیل کی کہ سب جمع ہو جاؤ۔ اور اللہ سے استغفار کرو۔ تو سب نے مل کر اللہ تعالیٰ سے استغفار کیا۔ تو پھر اللہ تعالیٰ نے اتنی بارش برسائی کہ اتنی بارش پچھلے چند برسوں میں بھی نہیں ہوئی ہو گی۔ اسی طرح کا ایک اور واقعہ ہے کہ عمر بن عبدالعزیز کے زمانے میں زلزلہ آیا۔ تو بادشاہ نے تمام مملکت کو حکم دیا کہ سب ایک معین دن کو ایک جگہ پہ جمع ہو جائیں۔ اور خدا کے سامنے استغفار کریں۔ جناب والا! میں آپ کا قیمتی وقت نہیں لینا چاہتا — ایسا نہ ہو جیسا کہ گذشتہ مصیبتوں میں جو امدادی اموال پہنچے تھے اور وہ خاکستر ہو گئے اور وہ گوداموں ہی میں پڑے رہے اور ان میں سے کوئی چیز بھی کسی کے پاس نہ پہنچی — جناب والا! دوسری چیز جو میں بعد از تحقیق کہوں گا۔ اگر ضرورت پڑی تو نام بھی بتا دوں گا۔ ایک نائب تحصیلدار دو سو کمبل موٹر میں رکھ کر لے جا رہا تھا۔ بجائے اسکے کہ وہ کمبل ان مصیبت زدگان کو پہنچائے جاتے بلکہ وہ اپنے گھر میں لے جا رہا تھا۔ اور لوگوں نے اسکو پکڑ لیا — تو اس لئے جناب والا گذارش ہے۔ کہ ایسے لوگوں کی نگرانی کی جائے اور امداد صحیح طور پہ خرچ کرنی چاہئے۔

اور پھر میں کہتا ہوں کہ بیرونی ممالک جنہوں نے ہمارے ساتھ ہمدردی کی ہے، ان کا میں آپ کی اور اس معزز ایوان کی وساطت سے شکر گذار ہوں۔ اور خصوصاً ان برادر اسلامی ممالک جنہوں نے ہمارے غم میں شرکت کی۔ میں پھر اپیل کروں گا کہ ہمارے وزیر اعظم صاحب قوم سے اپیل کریں کہ ہم سب ایک دن جمع ہو کر خدا کے دربار میں گڑگڑائیں۔ اور توبہ کریں۔ تو انشاء اللہ تعالیٰ یہ مشکل ٹل جائے گی۔

■

© rasailojaraid.com